سوال

(1123) دوغلاپن اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بہت سے لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ میرے سامنے اور پھر دوسروں کے سامنے دورنگی باتیں کرتے ہیں، تو کیا میں س پر خاموش رہوں یا انہیں متنبہ کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی مسلمان کے لیے دورنگی باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

(تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ) (صحیح بخاري،کتاب المناقب،باب قول اللہ تعالیٰ یایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی،حدیث:3304وصحیح مسلم،کتاب فضائل الصحابة،باب خیار الناس،حدیث:2526مسند اسحاق بن راھویہ:226/1،حدیث:183۔)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کسی کی اس کے منہ پر بڑی تعریف کرے اور مقصد اس سے کوئی دنیاوی ہی ہوتا ہے، پھر پیٹھ پیچھے دوسروں کے سامنے اس کی مذمت کرتا اور عیب چینی کرتا ہے، بلکہ ہر وہ آدمی جس کے ساتھ اس کی مناسبت نہیں ہوتی اس کا طرز عمل یہی ہوتا ہے۔ تو جس آدمی کو کسی کے متعلق علم ہو کہ وہ اس دورنگی کا مرتکب ہوتا ہے تو چاہئے کہ اسے نصیحت کرے اور اس برے فعل سے متنبہ کرے کہ یہ منفقوں کا کام ہے۔ اور اسے یقین ہونا چاہئے کہ لوگ جلد یا بدیر اس کی اس بری خصلت کو پہچان جائیں گے، اور پھر اس کو بہت برا سمجھنے لگیں گے اور پھر اس کی مجلس اور صحبت سے گریز کرنے لگیں گے، تب اسے اپنے مقاصد حاصل نہ ہوں گے۔ اور اگر یہ اس نصیحت سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس سے اور اس کے فعل سے متنبہ رہنا چاہئے، خواہ اس کے متعلق لوگوں کو بتانا پڑے (اور یہ غیبت جائز ہوگی)۔ بعض روایات میں آیا ہے:

اذکروا الفاسق بما فیہ کی یحذرہ الناس

''فاسق کی بدعادت کا ذکر کرو، تاکہ لوگ اس سے متنبہ رہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

صفحہ نمبر789

محدث فتویٰ